پاکستان میں مخالفت اور احمدیت کی ترقیات

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ رمئی ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت کی:

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى ۙ﴿۱۰﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۱﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ﴿۱۲﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۳﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۴﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ﴿۱۵﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ﴿۱۶﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۷﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ﴿۱۸﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ﴿۱۹﴾

(العلق: ۱۰-۱۹)

پھر فرمایا:

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتا ہے جو خدا کی عبادت سے اس کے بندوں کو روکتے ہیں اور ایک ایسے عجیب رنگ میں یہ ذکر فرمایا گیا ہے کہ اس کے معنی خاص بھی ہو جاتے ہیں اور عام بھی ہو جاتے ہیں، محدود ہو کر ایک نقطے پر بھی سمٹ جاتے ہیں اور ایسی وسعت بھی اختیار کر جاتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان پر وہ حاوی ہو جاتے ہیں۔

آج کل جو پاکستان میں ہو رہا ہے جو کچھ ہو چکا ہے اس سے زیادہ بدارادے دشمن کے ہیں اور وہ ارادے مختلف جگہوں سے مختلف مونہوں سے ظاہر بھی ہونے لگے ہیں اور ایسے ایسے لوگوں کے

منہ سے وہ ارادے ظاہر ہو رہے ہیں جو بالعموم بغیر کسی بات کے بغیر کسی سہارے کے منہ نہیں کھولا کرتے اس لئے اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون ان باتوں کے پیچھے ہے؟ ان مخفی ارادوں کے اظہار کے لئے جو وقت چنا گیا ہے اس کے بعد آئندہ مستقبل میں کیا ارادے ہیں۔ لیکن ایک بات مجھے معلوم ہے کہ یہ ارادے کسی اور پر ظاہر ہوں یا نہ ہوں اللہ تعالیٰ پر ہمیشہ سے ظاہر تھے اور ہیں اور آج سے چودہ سو برس سے بھی زائد عرصہ سے پہلے قرآن کریم میں ان ارادوں کا ذکر موجود ہے اور ان کے نتائج کا بھی ذکر موجود ہے۔ مثلاً جو نئے ارادے ظاہر کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ ان کو زبردستی نماز باجماعت سے روک دیا جائے، ان کی مسجدیں منہدم کر دی جائیں اور پھر علماء کی سرکردگی میں تمام ان کے چیلے اور ہم نوا جلوس کی شکل میں ان کو لے کر جائیں مقتل کی طرف اور وہاں ان کو سنگسار کیا جائے تب ہمارے دل ٹھنڈے ہوں گے۔ عجیب بات ہے کہ اگر سنگسار ہی کرنا ہے تو پھر مسجدیں توڑنے کا گناہ کیوں لیتے ہو اور نمازوں سے روکنے کا گناہ کیوں سر پر لیتے ہو؟ جب عقلیں اکھڑ جاتی ہیں راستوں سے تو پھر کوئی بھی ان کی سمت نہیں رہا کرتی، بھٹکتی رہتی ہیں مگر بہر حال اس سے غرض کوئی نہیں۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے جماعت احمدیہ ہر قربانی کے لئے تیار تھی اور ہے اور رہے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدا کی راہ میں جان دیتے ہوئے احمدی فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ کا نعرہ لگائیں گے کہ ربِّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن ان لوگوں کا کیا حال ہے اور کیا ہوگا ان کے متعلق میں نے قرآن کریم کی وہ آیات تلاوت کی ہیں جن میں نماز سے روکنے کا ذکر فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم نے دیکھا نہیں ایک ایسے شخص کو یعنی ہر اس شخص کو جو نماز سے روکتا ہے عَبْدًا اِذَا صَلّٰى۔ خدا کے بندے کو جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہونے لگتا ہے عَبْدًا میں نکرہ استعمال کیا گیا ہے اور اَلْعَبْد نہیں فرمایا یعنی خدا کے خاص بندے کو یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو عَبْدًا کی شکل میں ظاہر نہیں فرمایا۔ کیوں؟ اس لئے اس میں ایک حکمت ہے لیکن اس کے باوجود اولین طور پر آنحضور ﷺ ہی کا ذکر ہے کیونکہ تمام عبادتوں کا نقطۂ معراج آپؐ ہیں، تمام عبادتیں آپؐ سے پھوٹتی ہیں اور بنی نوع انسان میں پھیلتی ہیں اس لئے عَبْدًا میں ذکر بھی فرما دیا گیا اور اس لفظ کو عام بھی رکھا گیا۔ ذکر اس طرح فرمایا کہ نکرہ میں ایک یہ بھی معنے پائے جاتے ہیں کہ اگر کسی بہت عظیم الشان وجود کا ذکر کرنا ہو تو اس کو اَل کے لفظ سے مخصوص کرنے کی بجائے نکرہ رہنے

دیتے ہیں مثلاً رسولاً کہہ دیا جائے تو یہ بھی مراد ہوگی کہ بہت ہی بڑا رسول، اتنا عظیم الشان رسول کہ وہ اَل کا محتاج ہی نہیں ہے۔ یہی وہی مراد ان معنوں میں اول ہی وہ سامنے آتا ہے۔ تو عَبۡدًا جب فرمایا گیا کہ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی تو مراد یہ ہے کہ ایک عظیم الشان خدا کا بندہ ہے اس سے بڑی عبادت کرنے والا پیدا ہی نہیں ہوا، ایسا ہے کہ جب عبد کا لفظ آئے تو اس کے سوا ذہن میں اور کوئی وجود ہی نہیں آتا خدا کی نسبت کے ساتھ تو اس لئے اَل کی ضرورت ہی کوئی نہیں ،حضرت محمد مصطفٰی ﷺ اول اور آخر اس میں ظاہر و باہر ہیں۔ تو یہ معنی بنے کہ اس بد بخت کو تو دیکھو جو حضرت محمد مصطفٰی ﷺ یعنی عبد کامل کو عبادت سے روکتا ہے جب وہ کھڑا ہوتا ہے اور دوسرے عَبۡدًا کے ذریعہ اس کو عام بھی کر دیا گیا اور حیرت انگیز وسعت دے دی اس لفظ میں ۔ یہ نہیں فرمایا کہ مومن کو جو روکتا ہے عبادت سے، یہ نہیں فرمایا کہ جو مسلم کو عبادت سے روکتا ہے، یہ نہیں فرمایا کہ جو ابراہیمؑ کی نسل والوں کو عبادت سے روکتا ہے، یہ نہیں فرمایا کہ جو زرتشی کو عبادت سے روکتا ہے یا کنفیوشس کے مریدوں کو عبادت سے روکتا ہے۔ فرمایا میرا ہر بندہ میری عبادت کا حق رکھتا ہے خواہ اس کا کوئی مذہب ہو اور وہ سب سے بڑا ظالم انسان ہے جو میرے بندے اور میرے درمیان حائل ہونے کی کوشش کرتا ہے اس وقت جب کہ وہ مجھ سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ تو دیکھئے کتنا عظیم الشان کلام ہے کہ ایک خاص انداز بیان کے ذریعے مفہوم کو ایک نقطے پر بھی اکٹھا کر دیتا ہے اور پھر اس طرح بکھیر دیتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان اس میں شامل ہو جاتے ہیں، ہر مذہب و ملت کا انسان اس میں شامل ہو جاتا ہے، نہ ہندو اس سے باہر رہتا ہے، نہ سکھ اس سے باہر رہتا ہے، نہ عیسائی ، نہ یہودی، نہ زرتشی، نہ بدھ تمام بنی نوع انسان کی عبادت کی حفاظت کرتا ہے یہ کلام۔

اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓىۙ ﴿۱۲﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰىؕ ﴿۱۳﴾ اس میں بھی دو معنی ہیں اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓىۙ ﴿۱۲﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰىؕ ﴿۱۳﴾ کہ وہ یہ کیوں نہیں دیکھتا ظالم کہ اگر یہ جس کو وہ روک رہا ہے ہدایت پر ہوا اور تقویٰ پر قائم ہوا تو پھر اس روکنے والے کا کیا بنے گا اور دوسرا معنی یہ ہے کہ کاش اس کو یہ سمجھ آجاتی کہ وہ ہدایت پر رہتا اور تقویٰ سے کام لیتا اور ان معاملات میں دخل نہ دیتا جن میں دخل دینا اس کا کام نہیں ہے کیونکہ بندے اور خدا کے معاملے میں دخل دینے کا کسی انسان کو حق عطا نہیں کیا گیا۔

اگلی آیت کے بھی اسی طرح دو معانی بنیں گے اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی کہ تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ہم اس لئے روکنے کا حق رکھتے ہیں کہ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی کہ یہ جھوٹا ہے اور پھر گیا ہے دین سے اس لئے ہمیں حق ہے کہ ہم مداخلت کریں اور عبادت سے روک دیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی اے بیوقوفو! اے عقل کے اندھو! تم کیا خدا کو بھی اندھا سمجھ رہے ہو؟ جس کی وہ عبادت کر رہا ہے اگر یہ پھرا ہوا ہے، بے دین ہے، جھوٹا ہے تو اس کو بھی نظر نہیں آرہا کہ یہ جھوٹی عبادت کر رہا ہے اور صرف تمہیں دکھائی دے رہا ہے؟ کیسی عمدگی کے ساتھ اس دلیل کو توڑا گیا ہے، کلیتہً پارہ پارہ کر دیا گیا ہے اس دلیل کو کہ چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے دین سے پھرا ہوا ہے اس لئے اس کو عبادت کا حق نہیں دوسرے معنی یہ ہیں کہ اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ان کو یہ خوف نہیں آتا کہ اگر وہ خود جھوٹے ہوں، خود حق کی مخالفت کرنے والے اور سچوں کی تکذیب کرنے والے ہوں اور خود دین سے پھر چکے ہوں تو پھر ان کا کیا بنے گا؟ پھر وہ ایک ایسے وجود کی مخالفت کر رہے ہوں گے، ایک ایسے عبادت کرنے والے کو روک رہے ہوں گے کہ وہ تو دین حق پر قائم ہے، ہدایت پر ہے اور تقویٰ پر ہے اور یہ کذاب ہیں اور یہ دین حق سے پھرے ہوئے ہیں۔ کتنا عظیم الشان کلام ہے جو آنحضرت محمد ﷺ کی عظمت کو بھی ظاہر کرتا ہے اور شرف انسانیت کو بھی قائم کر رہا ہے ساتھ ہی تمام بنی نوع انسان کی عظمت کو قائم کرتا ہے اور پھر فرمایا کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ خبردار! ایسا نہیں ہوگا جیسا وہ چاہتا ہے، ہم متنبہ کرتے ہیں کہ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے کیونکہ جب بندے اور خدا کی راہ میں کوئی حائل ہوتا ہے تو دو باتیں بڑی واضح ہیں ایک تو یہ کہ جب تک وہ بندہ کمزور نہ ہو جس کو عبادت سے روکا جا رہا ہے کوئی عبادت سے روک ہی نہیں سکتا، سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اگر عیسائی طاقتور ہوں کہیں تو عیسائیوں کو عبادت سے نہیں روکا جاتا، ہندو طاقتور ہوں تو ہندوؤں کو تو عبادت سے نہیں روکا جاتا، سکھ طاقتور ہوں تو ان کو بھی عبادت سے نہیں روکا جاتا اور اس وقت جو پاکستان قانون بنا ہے وہ صرف احمدیوں کے لئے ہے کسی طاقتور قوم کے مخالف وہ قانون نہیں ہے۔ تو اس میں تو یہ پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ کمزور بندوں کے خلاف کچھ ہوگا اور ہونے والا ہے۔ کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ اگر وہ باز نہیں آئے گا تو اس کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بندہ تو کمزور ہے کیونکہ اگر کمزور نہ ہوتا تو تم اس کو عبادت سے نہ روکتے لیکن وہ خدا کمزور نہیں ہے

جس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوا ہے، جس کے حضور اس کی پیشانی جُھکتی ہے جس کے حضور یہ سجدہ ریز ہوتا ہے اور اپنی گریہ وزاری اور بُکا کے ساتھ ایک طوفان برپا کر دیتا ہے جس کے قدموں میں اس کے آنسو بہتے ہیں، وہ خدا کمزور نہیں ہے ۔ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ خبردار سن لے کہ اگر وہ باز نہ آیا ہم پکڑیں گے اس کی پیشانی کے بالوں سے اس کو اور جب ہم پکڑتے ہیں پیشانی کو تو لازماً وہ پیشانی جھوٹی ہوا کرتی ہے کَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ بڑی جھوٹی پیشانی ہے بڑی خطا کار پیشانی ہے نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ لیکن اس سے پہلے فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ کے متعلق کچھ کہوں نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ کا ذکر کیوں اس طرح آیا اس کے متعلق کچھ بتاتا ہوں ۔

عبادت میں پیشانی کو ایک خاص مقام حاصل ہوا کرتا ہے ۔ جب پیشانی خدا کی حضور زمین سے لگ جائے تو یہ بظاہر عجز کی انتہا لیکن حقیقت میں عبادت کا معراج ہے ۔ سب سے زیادہ سر بلندی اس وقت انسان کو نصیب ہوتی ہے جب اس کی پیشانی خدا کے حضور پوری سچائی کے ساتھ زمین کے ساتھ لگ جاتی ہے تبھی اللہ تعالیٰ نے رَبِّىَ اعلىٰ پڑھنے کا حکم فرمایا کہ اس وقت خدا اپنے اعلیٰ رب کو یاد کرنا کیونکہ جس کے حضور تم جھکے ہو وہ خود بہت بلند ہے اور سب سے زیادہ بلند ہے تمہیں ان بلندیوں سے ہمکنار کر دے گا جن بلندیوں کا وہ خود مالک ہے ۔ تو پیشانی عبادت کا مظہر ہوا کرتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ یہ پیغام دے رہا ہے ایسے لوگوں کو کہ جب تم نے میرے عاجز بندوں کی پیشانی کو میری راہ میں جھکنے سے روکا تو ثابت کر دیا کہ تمہاری پیشانیاں جھوٹی ہیں، تمہارے سارے سجدے اکارت گئے ، وہ نشان جو ظاہری بنے ہوئے ہیں ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں میری نظر میں اس لئے ان جھوٹی پیشانیوں کو میں پکڑوں گا کیونکہ میرے بندوں کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ان پیشانیوں پر ہاتھ ڈال سکیں ۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ اور یہاں یہ نہیں فرمایا کہ اپنے مددگاروں کو بلاؤ فرمایا اپنی مجالس کو بلاؤ تم نے بھی تو بہت سی مجالس بنا رکھی ہیں، اب آواز دو اپنی مجالس کو کہ وہ تمہاری مدد کریں فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ہم اپنی پولیس کو بلائیں گے اور پھر دیکھیں گے کہ مجالس جیتتی ہیں یا اللہ کے سپاہی جیتتے ہیں جب وہ اترا کرتے ہیں کسی کی مدد کو اور کسی کو ہلاک کرنے کے لئے؟ کتنی حیرت انگیز صفائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے عبادت سے روکنے والوں کی نفسیات کا بھی ذکر فرمایا، عبادت کا فلسفہ بھی بیان فرمایا، یہ بھی بتا دیا کہ آنحضرت ﷺ کی ذات میں یہ عبادت مجتمع ہو جاتی ہے اور پھر منتشر ہو کر کسی ایک

شخص کو حق نہیں دیتی عبادت کا، تمام بنی نوع انسان کو برابر کا حق دے دیتی ہے رحمۃ للعالمین اس کو کہتے ہیں۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر عیسائیوں کو یہ تحریر لکھ کر دی کہ اگر کسی مسلمان نے ان کے گرجے کو بدنظر سے دیکھا، ان کی صلیبوں کو توڑا تو ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ قرآن کریم کی اسی قسم کی آیات کا تفسیری مظاہرہ ہے آنحضور ﷺ کا۔ تو بہرحال جو ایک بد ارادے پر قائم ہو جاتے ہیں بعض دفعہ وہ نہیں سمجھتے، تنبیہات بیکار جایا کرتی ہیں اس لئے دعاؤں کی بھی ضرورت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے، ان کو ایسے معاملات میں دخل اندازی سے باز رکھے جس میں دخل اندازی کا خدا نے کسی انسان کو حق نہیں عطا فرمایا۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے ہمیشہ ان باتوں کے الٹ نتائج ظاہر کئے ہیں جو ہمارے خلاف دشمنوں نے مکر اور تدبیریں کیں۔ احمدیت کی تاریخ میں ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جب کہ دشمن کے ارادوں کے وہ نتائج ظاہر ہوئے ہوں اور ان کی تدابیر کے وہ نتائج برآمد ہوئے ہوں جو مقصد تھا ان کا کہ ہم یہ کریں گے تو یہ نتیجہ نکلے گا۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں جب بھی انہوں نے جب بھی جماعت احمدیہ کے مال لوٹے ہیں جماعت کے اموال میں برکت ہوئی، جب مسجدوں کو منہدم کیا ہماری مسجدوں میں برکت ہوئی، ہمارے نفوس ذبح کئے ہمارے نفوس میں برکت ہوئی، جب قرآن کریم جلائے احمدیوں کے پکڑ کر حالانکہ وہ ہی قرآن تھا جو محمد مصطفیٰ ﷺ کا قرآن تھا تو قرآن کی اشاعت میں بے شمار برکت ہوئی، جب انہوں نے تبلیغ پر پابندیاں لگائیں تو تبلیغ میں برکت ہوئی تو آپ دیکھ لیں کہ جب 1974ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ غیر مسلم ہے تو اس سے پہلے یہ علما اس بات کو کھول چکے تھے کہ واقعہ یہ ہے کہ لوگ بھولے پن میں دھوکے میں آ کر احمدی ہو رہے ہیں جب تک ان پر مسلمان کا لیبل لگا ہوا ہے وہ ہوتے رہیں گے۔ جب مسلمان کا لیبل ہٹا دیں گے تو پھر دیکھنا کہ کس طرح لوگ رک جاتے ہیں، کسی کو جرأت نہیں ہوگی کسی کو ہمت نہیں ہوگی کہ غیر مسلم کا بورڈ آگے لگا ہوا ہو اور پھر حد کراس کر کے پار اتر کر وہ غیر مسلموں میں شامل ہو جائیں لیکن ان کی ہر تدبیر کا خدا نے ہمیشہ الٹ نتیجہ نکالا اور 74ء کے بعد اتنی تیز رفتاری پیدا ہوگئی تبلیغ میں کہ ان کی عقلیں گم ہوگئیں سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ جتنی بڑی دیوار بناتے ہیں اتنی بڑی بڑی

چھلانگیں لگا کر لوگ پار اترنے شروع ہو جاتے ہیں، جتنا کریہہ المنظر بورڈ آویزاں کرتے ہیں اتنا ہی ذوق اور شوق اور محبت کے ساتھ لوگ ان کی طرف دوڑے چلے جارہے ہیں۔ یہی واقعہ تھا یہ گواہی ہے آج جو کچھ ہو رہا ہے اس حق میں کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ سو فیصد ہی درست بات ہے، ان کو سمجھ آگئی کہ ہماری ہر تدبیر الٹ ہوگئی ہے ہر تدبیر ناکام ہوگئی ہے اس لئے اب آگے بڑھو اور روکیں کھڑی کرو لیکن یہ نہیں جانتے کہ ہمارا خدا ہر روک کو توڑنا جانتا ہے جتنی روکیں تم کھڑی کرو گے اتنی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ اور لوگ احمدیت میں داخل ہوں گے اور یہی ہو کر رہے گا۔

اب نمازوں سے روکنے کی طرف انہوں نے توجہ کی تو اس قدر ایک طوفان آگیا ہے روحانیت کا کہ آپ تصور نہیں کر سکتے، چھوٹے چھوٹے بچے خط لکھتے ہیں اور رو رو کر وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے آنسوؤں سے یہ خط لکھ رہے ہیں کہ خدا کی قسم ہمیں ایک نئی روحانیت عطا ہوگئی، ہم تہجدوں میں اٹھنے لگے، ہماری عبادتوں کی کیفیت بدل گئی ہے۔ اس جماعت کو کون مار سکتا ہے جس کے مقابل پر ہر تدبیر خدا نے الٹا دی ہو؟ عبادتوں پر حملہ کیا تو جن بچوں کے متعلق آپ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے وہ پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھا کرتے تھے آج وہ تہجد میں اٹھ کر روتے ہیں اور خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں اور نمازوں کا لطف حاصل ہوگیا ہے ان کو۔ تو یہ تو بہرحال خدا کی ایک ایسی تقدیر ہے جو نہیں بدل سکتی، ساری کائنات مل کر زور لگالے اس تقدیر کو کوئی نہیں بدل سکے گی، جتنی یہ مخالفتوں میں زیادہ بڑھیں گے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر اس سمت میں برکت دے گا جس سمت میں یہ روکنے کی کوشش کریں گے۔

اس لئے مبارک ہو آپ کو کہ ان کے ارادے بہت بد ہیں **کیونکہ خدا کے ارادے بہت ہی نیک ہیں ہمارے حق میں ہر بد ارادے کو توڑ دیا جائے گا اور الٹ نتیجے پیدا کئے جائیں گے** لیکن ایک یہ بات بھی ہے کہ جب خدا کی تقدیر کی ہوا چلتی ہے تو ہماری تقدیروں کو بھی تو اس کی سمت میں چلنا چاہئے اسی طرف قدم اٹھانے چاہئے، یہ تو نہیں ہوا کرتا کہ خوش گوار ہوائیں چلیں تو کشتی والے اپنے بادبان لپیٹ لیں، وہ تو کھول دیتے ہیں بادبانوں کو اور اسی کا نام تدبیر ہے۔ خدا کی تقدیر کے رخ پر قوموں کو تدبیر اختیار کرنی چاہئے، اس وقت تو بعض اوقات چپو بھی لہرانے لگتے ہیں ساتھ کہ پھر کبھی ایسی اچھی ہوا ملے کہ نہ ملے اس لئے اپنے دست بازو کی کوشش کو بھی ساتھ شامل کرلو۔ آج وہی وقت

ہے جماعت پر اس لئے ہر تدبیر کے مقابل پر ہم بھی ایک خدا کی تقدیر کے تابع ہیں اس کی ہواؤں کے رخ پر چلنے والی تدبیر کو ظاہر کریں گے اور یہی جماعت کا ہمیشہ سے طریق رہا ہے اور یہی انشاء اللہ تعالیٰ ہو کر رہے گا۔

چنانچہ اس ضمن میں مَیں ایک سات نکات کا پروگرام آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ عبادت کو روکنے کی انہوں نے کوشش کی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے تمام دنیا میں ہر احمدی اپنی عبادت کے معیار کو بلند کر دے یعنی اپنے عجز کو، عجز کے معیار کو ایسا بلند کرے کہ خدا کے حضور اور زیادہ جھک جائے ، اس کی روح سجدہ ریز رہے خدا کے حضور اور وہ اپنی زندگی کو عبادت میں ملا جلا دے ایسے گویا کہ اس کی زندگی عبادت بن گئی ہو۔ عبادت والوں کو خدا کبھی ضائع نہیں کیا کرتا اور عبادت سے روکنے والوں کو کبھی خدا نے پنپنے نہیں دیا۔ سب سے زیادہ قوی ہتھیار عبادت ہے ایک روحانی جماعت کے ہاتھ میں یہ دعائیں وغیرہ یہ سب عبادت کا حصہ ہیں اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم عبادت سے روکیں گے تو ہم عبادت میں پہلے سے بڑھ جائیں گے یہی جواب ہونا چاہئے۔ مجھ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ ان کی سی آئی ڈی پھر رہی ہے ہر جگہ، ہر جگہ لوگ ٹوئیں لیتے پھر رہے ہیں کہ ان کا ردعمل کیا ہے کہ ہمارا ردعمل تو وہی ہوگا جو الٰہی جماعتوں کا ہوا کرتا ہے۔ جس سمت میں تم روکیں ڈالو گے اس سمت کے مخالف ہمارا ردعمل ہوگا، اللہ کی تقدیر کے مطابق ہمارا ردعمل ہوگا۔ ایک مذہبی جماعت کا اول ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب خدا سے دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ اور خدا کے قریب ہو جاتی ہیں۔ پس عبادت سب سے اہم بات ہے۔

لوگ پوچھتے ہیں کہ ہمیں قربانی کی طرف بلاؤ، بتاؤ کیا کرنا ہے؟ آپ اگر اپنا وقت خدا کی خاطر قربان نہیں کر سکتے ،اگر آپ اللہ کے حضور عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتے تو باقی قربانیاں بے معنی ہیں کیونکہ یہی مقصد حیات ہے، اس کی خاطر خدا نے انسان اور جن کو پیدا فرمایا اس لئے عبادت پہلا جواب ہے اور یہی سب سے اہم طریقہ کار ہے ہمارے ہاتھ میں، یہی سب سے بڑی تدبیر ہے ہماری اس لئے اس تدبیر پر زور ماریں جس حد تک ممکن ہے عبادت کی طرف توجہ کریں ،اپنے گھروں کو جگا دیں عبادت کے لئے ۔ بچہ بچہ، بوڑھا بوڑھا، عورتیں، مرد سارے عبادت گزار خدا کے بندے بن جائیں۔

دوسرا ہمیں تبلیغ سے روکا جارہا ہے اس لئے ظاہر بات ہے کہ الٹ ردعمل ہوگا۔ ردعمل تو کہتے ہی اس بات کو ہیں کہ کوئی چیز جس طرف سے روکے اس کے مخالف ایک قوت پیدا ہو جائے اور یہی زندگی کی ایک نشانی ہے اس لئے ہم تو زندہ قوم ہیں اللہ کے فضل سے ہمیں تو جس سمت میں تم روکو گے اس سمت میں آگے بڑھیں گے اپنے رب کے فضل کے ساتھ اور اس کی نصرت کے ساتھ اس لئے تبلیغ کو پہلے سے کئی گنا زیادہ تیز کر دیں۔ مجھے علم ہے کہ پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں لوگ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ کئی نوجوان بھی ہیں ہمارے ہاں اس وقت اس جمعہ میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ ایک ہندو سے مسلمان ہونے والے نوجوان جنکو احمدی نوجوانوں نے تبلیغ کی ہے عیسائیوں سے بھی انفرادی تبلیغ کے نتیجہ میں مسلمان ہو رہے ہیں، قادیان سے خبریں آرہی ہیں اور سارے ماحول میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے کہ جہاں پارٹیشن سے لے کر اب تک پندرہ سوا یک جگہ احمدیوں کی تعداد تھی اب پچھلے چند مہینوں میں وہاں ڈھائی ہزار نئے احمدی شامل ہو چکے ہیں ان میں اور سارے پنجاب میں ایک تبدیلی واقع ہو رہی ہے اس لئے کہ انہوں نے انفرادی تبلیغ پر زور دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی کوششوں سے بہت ہی زیادہ غیر معمولی طور پر پھل نصیب ہوئے۔ تو ہر جگہ ہر مذہب میں ہر طبقہ فکر میں تبلیغ کو تیز کرنا ہے اور انفرادی تبلیغ پر زور دینا ہے اور ہر احمدی عہد کرے کہ اب میں نے اگر پہلے ایک بنانا تھا تو اب پانچ بناؤں گا اور اگر اور زور ڈالیں گے کہ تبلیغ بند کرنی ہے تو پھر میں دس بنا کے دکھاؤں گا اور اللہ کے فضل سے جب آپ خدا کی خاطر یہ عہد کریں گے تو خدا پورا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا اور اس میں ہر طبقہ کے احمدی کو شامل ہونا ضروری ہے۔

ہمارے اندر کوئی چوہدریوں کا طبقہ نہیں ہے کہ وہ سمجھیں کہ ہم چونکہ بڑے لوگ ہیں اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے، ہم اپنے طبقے میں شرماتے ہیں تبلیغ کرنے سے یہ تو درمیانے لوگوں کا کام ہے۔ اگر یہ درمیانے لوگوں کا کام ہے تو درمیانوں کو خدا بڑا کرے گا اور ان کو چھوٹا کر دے گا جو اپنی بڑائی کی وجہ سے تبلیغ سے باز رہتے ہیں، خدا کی خاطر تبلیغ سے شرمانا! کون ہے جو خدا کے حضور بڑا ہو سکتا ہے؟ وہی جو خدا کے حضور گرنا جانتا ہو اس لئے ہرگز کوئی خیال نہیں کرنا کہ میں کس طبقے سے تعلق رکھتا ہوں؟ لوگ کیا کہیں گے یہ سیاست دان تھا، اتنا بڑا سائنس دان تھا، یہ اتنا بڑا بیوروکریٹ تھا، اس

کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے دوستوں میں تبلیغ شروع کر دی ہے؟ اچھے بھلے ہمارے تعلقات، اچھے بھلے ہمارے مراسم، اس کا مذہب اپنی جگہ میرا اپنی جگہ تبلیغ تو کبھی اس نے نہیں کی تھی پہلے۔ اس شرم کو توڑنا ہے یہ جھوٹی شرم ہے اور احمدیت کی راہ میں روک بنی ہوئی ہے اس لئے جب دشمن نے للکارا ہے تو غور کریں کہ کیا کیا نقائص ہیں آپ کے، ان نقائص کو دور کریں۔

لٹریچر کی اشاعت پر پابندی ہے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم اور اس کی توفیق کے ساتھ ساری دنیا میں اشاعت لٹریچر کے کام کو کئی گنا زیادہ بڑھا دینا ہے اتنا کہ ان سے سنبھالا نہ جائے، جتنی فرضی دنیا کی دولتیں ان کی پس پشت پر ہوں میں جانتا ہوں کہ کس قسم کا لٹریچر یہ شائع کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں اور کہاں سے پیسہ آ رہا ہے لیکن ہمارے غریبانہ پیسے میں جو خدا نے برکت دینی ہے اس کے ساتھ دنیا کے پیسے کا مقابلہ ہی کوئی نہیں ہو سکتا، اس پیسے میں تو جلنے کی سرشت شامل ہے اس لئے وہ پیسہ تو جل کر خاک ہو جائے گا۔ جماعت احمدیہ کا پیسہ تو آنسوؤں سے بنتا ہے یہ تو جل ہی نہیں سکتا دنیا کی طاقتوں کے مقابل پر اس لئے جماعت کے پیسے میں بہت برکت ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمام دنیا میں اشاعت کتب کا، اشاعت لٹریچر کا ایک بہت زبردست منصوبہ ہے میرے ذہن میں جس کو انشاء اللہ تعالیٰ حسب توفیق آہستہ آہستہ کھولوں گا اور جہاں تک خدا توفیق عطا فرمائے گا اس پر عمل درآمد شروع کیا جائے گا۔

لٹریچر کی اشاعت میں نئی زبانوں کو شامل کرنا ہے اور اس ذریعہ سے کثرت کے ساتھ ایسے ممالک میں داخل ہونا ہے جہاں ابھی تک احمدیت داخل نہیں ہوئی، ایسی قوموں میں داخل ہونا ہے جہاں ابھی تک احمدیت داخل نہیں ہوئی، ایسے طبقات میں داخل ہونا ہے جہاں ابھی تک احمدیت داخل نہیں ہوئی اور بہت سے جزیرے بنے ہوئے ہیں، بہت سے خلا ہیں، کئی قسم کے لوگ ہیں، کئی قسم کی بولیاں بولنے والے، کئی قسم کے طبقات فکر سے تعلق رکھنے والے، اتنے بڑے بڑے خلا ہیں جن تک ہم ابھی اس لئے نہیں پہنچ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس لٹریچر نہیں ہے۔ تو نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور موجود لٹریچر کو زیادہ شائع کرنا ہے بلکہ نئی زبانوں میں لٹریچر پیدا کرنا ہے لہذا ترجمہ کرنے والوں کی ضرورت پیش آئے گی، ترجمہ کرنے والوں کو اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کرنا پڑے گا اور کثرت سے ایسے رضا کار چاہئے ہوں گے جو دن رات اس کام میں مدد

کریں۔ مثلاً ہمارے یہاں ایک گجراتی جاننے والا خاندان ہے انہوں نے ہی مجھے مشورہ دیا اور لکھا ایک خط چند دن ہوئے کہ گجراتی زبان میں بہت بڑا خلا ہے اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے یہ بالکل درست ہے اور گجراتی لوگوں میں نیکی بھی، احمدیت کی مخالفت نیکی کی وجہ سے کرتے ہیں اپنی طرف سے اور ان کو کچھ علم نہیں کہ جماعت احمدیہ کیا ہے چنانچہ بسا اوقات ایسا ہوا ہے جو لکھوکھا روپیہ دیا کرتے تھے جماعت کی مخالفت میں جب ان کو علم ہوا کہ کس قماش کے لوگوں کو دے رہے ہیں اور کیسے لوگ ہیں جن کی مخالفت میں دے رہے ہیں تو وہ باز آ گئے، فوراً انہوں نے ہاتھ روک لیا۔ تو ان کے اندر ایک سادگی بھی ہے ایک بنیادی شرافت موجود ہے اس لئے اس طبقے کو ضرور ہمیں مخاطب کرنا چاہئے اور جو لوگ گجراتی جانتے ہیں ان کو پیش کرنا چاہئے کہ ہم گجراتی میں تیار ہیں لٹریچر کے تراجم کے لئے۔ اسی طرح فرنچ میں تو پہلے بھی ہیں مگر بہت زیادہ ضرورت ہے، اٹالین تقریباً خالی پڑی ہے، سپینش میں اللہ تعالیٰ نے آدمی دے دیئے ہیں لیکن ابھی کافی کام باقی ہے، اسی طرح پولش ہے، چیکوسلواکین ہے اور اس طرح یوگوسلاوکی کئی زبانیں ہیں، البانین ہے سلاوک اور ایک زبان کہلاتی ہے رشین زبان میں تو بہت بڑا خلا ہے۔ ہنگرین زبان ہے بہت ساری زبانیں ہیں جن میں تقریباً خلا ہے کلیتہً جماعت کے لٹریچر کا۔ تو اس کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کی جائے گی۔

اور لٹریچر کی اشاعت کے ساتھ سمعی و بصری ذرائع کے متعلق ایک الگ پروگرام ہے چنانچہ اس سلسلہ میں میری بعض غیر ملکیوں سے بات ہوئی ہے اور وہ اس بات پر تیار ہیں کہ اگر انگریزی میں ان کو ہم کیسٹس تیار کر دیں تو وہ اپنی زبان میں کچھ اجرت پر اور بعض ویسے تیار تھے شوقیہ کہ ہم خدمت کے لئے تیار ہیں اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کریں گے اور پھر اچھی طرح بھرپور آواز کے ساتھ اس کو بھر دیں گے تو بکثرت یہ کام پھیلایا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ لٹریچر کی تقسیم میں بھی بعض دقتیں ہوتی ہیں، لٹریچر کی طباعت میں بھی بعض دقتیں ہوتی ہیں اور زیادہ روپیہ پھنسانا پڑتا ہے لیکن آڈیو ویژول یعنی سمعی و بصری ذرائع کو اگر ہم استعمال کریں تو فوری کام شروع ہو سکتا ہے اور تھوڑے خرچ سے اور آج کل زمانہ بھی ایسا ہے کہ آہستہ آہستہ طبیعتیں نظر کو نرمی کا عادی بنا رہی ہیں یعنی آسانی پیدا کر رہی ہیں نظر کے لئے بھی، بیٹھ کر passively وہ ایک نظارہ دیکھ لیں اور خود بخود کانوں میں ایک آواز آ رہی ہو اس کو زیادہ پسند کرتے ہیں بہ نسبت اس کے کہ محنت سے توجہ سے

پڑھیں ۔تو اس میں کچھ خرابیاں بھی ہیں کچھ بدقسمتی بھی ہے اس دور میں لیکن فوائد بھی کچھ ہیں ۔تو ہمیں دونوں طرح کے مزاج کے لوگوں کو احمدیت اور اسلام کی طرف متوجہ کرنا ہے اس لئے یہ ایک الگ سکیم چلے گی ساتھ۔

قرآن کریم کی اشاعت کے کام کو تیز کرنا ہے اور نئی زبانوں میں اب اس کو شائع کرنا ہے۔اس وقت اب خدا کے فضل سے فرانسیسی کا کام تقریباً مکمل ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ ایک مہینہ یا دو مہینے میں جیسا کہ آفتاب احمد خان صاحب جن کے سپرد یہ کام ہے وہ مجھے تسلی دلاتے ہیں کہ مہینے یا دو مہینے تک انشاء اللہ پریس میں چلا جائے گا۔اٹالین کے متعلق ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے ذمہ داری لی تھی کہ ترجمہ اور اس کی تصحیح اور دہرائی وغیرہ وہ سارا اپنے خرچ پر کریں گے چنانچہ ان کی طرف سے ان کی بیگم نے تین دن ہوئے خوش خبری دی تھی کہ آدھا کام ہو چکا ہے اللہ کے فضل سے۔اسی طرح اور زبان روسی ہے، روسی میں قرآن کریم کا ترجمہ موجود تو ہے لیکن ہمیں ابھی تسلی نہیں کہ وہ بعینہٖ قرآن کے مطابق بھی ہے کہ نہیں اس لئے کچھ روسی جاننے والے سکالرز کی ضرورت ہے اور کچھ کو ہم تیار کر رہے ہیں ۔وہ تو ایسے ہیں اللہ کے فضل سے جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہیں، دین کا علم بھی خوب جانتے ہیں اور اگر وہ روسی زبان سیکھ جائیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ تسلی ہوگی کہ یہ جو ہمارا ترجمہ ہے قرآن کے مطابق ہے بالکل ۔مگر اور بھی اگر دنیا میں کہیں روسی زبان کے احمدی ماہرین ہوں جیسا کہ ہندوستان میں مجھے علم ہے کہ ایک ہیں لیکن بدقسمتی سے وہ کچھ ٹھنڈے ہو گئے ہیں خدمت دین میں تو بہرحال جس کے کان میں بھی میری آواز پڑے وہ روسی زبان میں مدد کر سکتا ہو اسے اپنا نام پیش کرنا چاہئے۔

ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے ایک بہت بڑے Complax کی ضرورت ہے اور ایک جگہ نہیں کئی جگہ کہ جن مختلف ملکوں میں ہم ایسی تعمیرات کریں ایسے بڑے بڑے مشن قائم کریں جن میں ان ساری چیزوں کے لئے سامان مہیا ہوں اور پھر مختلف ملکوں کے سپرد مختلف کام کر دیں کیونکہ یہ بہت بڑے کام ہیں ۔ یہ انگلستان کے بس کی بات ہی نہیں ہے یا جرمنی کے بس کی یا صرف امریکہ کے بس کی ، تمام دنیا میں ایسے بڑے بڑے مراکز قائم کرنے پڑیں گے جن کے سپرد کر دیا جائے گا کہ اس کام کا بیڑا آپ اٹھالیں، اس کام کا فلاں مشن اٹھالے۔اس کام کا فلاں مشن اٹھائے

اس غرض سے امریکہ میں پہلے سے میری سکیم یہ تھی کہ پانچ بڑے مراکز قائم کئے جائیں ۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت امریکہ نے بہت وسعت قلبی سے قربانی کا مظاہرہ کیا ہے اور بعض جگہ تو حیرت انگیز قربانی کا مظاہرہ ہوا ہے کہ انسان کی روح وجد کرنے لگتی ہے۔اپنی ساری عمر کی کمائیاں بعض لوگوں نے پیش کردی ہیں اور بڑے جوش وخروش کے ساتھ اپنے مکان چھوڑ دیئے دوسرے کام چھوڑ دیئے اور اس طرف توجہ کی لیکن ایک ابھی بڑا طبقہ وہاں بھی موجود ہے جو اپنے معیار اور توفیق کے مطابق ابھی سامنے نہیں آیا لیکن بہر حال مجھے شیخ مبارک احمد صاحب نے جائزہ لینے کے بعد تسلی دلائی ہے کہ اس وقت تک ہمیں تسلی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ امریکہ خود اس بوجھ کو اٹھالے گا اور کام پیچھے نہیں رہیں گے پیسے کی کمی کی وجہ سے۔ چنانچہ تین مشن اس وقت تک وہاں نئے پروگرام کے مطابق لئے جاچکے ہیں اور وسیع زمین خریدی جاچکی ہے، ایک جگہ عمارت خریدی گئی ہے۔تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہاں اس کام کو بڑھا دیا جائے گا۔

دو نئے مراکز یورپ کے لئے بنانے کا پروگرام ہے ایک انگلستان میں اور ایک جرمنی میں۔ انگلستان کو یورپ میں ایک خاص حیثیت حاصل ہے اس لئے انگلستان میں بہر حال ایک بہت بڑا مشن چاہئے جس ضرورت کو یہ مشن پورا نہیں کرسکتا۔سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اب تو آپ کو عید کی نماز کے لئے بھی مشکل پڑجاتی ہے، جمعہ کی نماز کیلئے بھی مشکل پڑجاتی ہے روز کی شام کی مجلس کے لئے بھی مشکل پڑجاتی ہے تو یہ مسجد تو کافی نہیں ہے اس کے لئے۔ پھر دفاتر ہیں، کئی قسم کی ضروریات ہیں جو نئی سامنے آئیں گی اس لئے ایک انگلستان میں بہت بڑا مرکز قائم کرنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔اس کے لئے کمیٹی بٹھادی گئی ہے اور ایک جرمنی میں کیونکہ جرمنی کی جماعت بہت مخلص اور تبلیغ میں دن رات منہمک ہے۔ بہت بچارے غریب مزدور پیشہ لوگ ہیں ،علم بھی زیادہ نہیں، پاکستان سے نہایت غریب سوسائٹی سے اکثر تعلق رکھنے والے ہیں لیکن ایسا اللہ نے ان کو اخلاص بخشا ہے کہ جب چندے کی ضرورت پڑی تھی تو جرمنی کا مشن بہت سے دوسرے مشنوں کے لئے کفیل بن گیا تھا اور حیرت انگیز قربانی کے مظاہرے انہوں نے کئے تھے۔اب جب تبلیغ کا کہا تو لاعلمی کے باوجود انہوں نے کیسٹس پکڑیں اور ٹیپس (Tapes) اٹھائیں اور ہر طرف تبلیغ شروع کردی اور خدا کے فضل سے ایک انقلاب آرہا ہے جرمنی میں تبلیغی نقطہ نگاہ سے۔تو جرمنی کی جماعت کا حق ہے کہ اسے بہت وسعت دی

جائے اس لئے ایک مشن وہاں بنانا ہے۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ روپیہ اپنے فضل سے مہیا کرے گا۔ ایک ہمشیرہ ہیں ہماری سعیدہ جو غالباً عبداللطیف صاحب ایڈووکیٹ ہیں (انکے رشتہ دار ہیں) بہرحال سعیدہ بیگم نام ہے انہوں نے اس علم سے پہلے ہی کہ میں کیا سکیم پیش کرنے والا ہوں چھ ہزار کچھ سو پونڈ جو ایک لاکھ روپے کے برابر رقم بنتی ہے ازخود مجھے بھجوا دیئے ہیں چیک کی شکل میں اور کہا کہ اس کو جماعت کی نئی ضروریات سامنے آرہی ہیں ضرور پیدا ہوں گی اس لئے میں ان کے لئے یہ پیش کرتی ہوں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔انشاء اللہ تعالیٰ روپیہ تو آئے گا اللہ کے فضل سے کبھی یہ ہوا ہی نہیں کہ ضرورت پڑی ہو اور روپیہ مہیا نہ ہو گیا ہو۔

اس طرح میں اس تحریک کا آغاز کرتا ہوں اور یہ یوروپین ممالک کے لئے ہے یعنی یوروپین ممالک میں بسنے والے احمدی اس میں حصہ لیں گے لیکن فی الحال ہر ملک میں نہیں بلکہ ان دو ممالک میں مراکز قائم کئے جائیں گے جو سارے یورپ کے لئے ہوں گے،ان کے مشترکہ کاموں کو سرانجام دیں گے۔بہرحال جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا ہم نے تو وہی کرنا ہے جس کی خاطر خدا نے ہمیں پیدا فرمایا ہے اور ہمیشہ یہی کرتے چلے آئے ہیں۔ہمارے کام تو رکنے نہیں ہیں اور جتنی بڑی روکیں دشمن ڈالتا چلا جاتا ہے ہم نے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ خدا کا فضل اتنا ہی زیادہ قوت پیدا کرتا چلا جارہا ہے ہماری روش میں اور پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ہم آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اس لئے ان بادلوں سے ڈریں نہیں۔حضرت مصلح موعودؓ نے بہت ہی خوب فرمایا تھا کہ:

تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطرات محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

(کلام محمود صفحہ:۱۵۴)

اس لئے بجلیاں ہیں تو کسی اور کے لئے ہوں گی ہمارے لئے تو رحمت کی بارشیں ہی ہیں اس لئے ہرگز کوئی خوف نہیں کرنا اور پہلے سے زیادہ ہمت اور توکل کے ساتھ خدا کی راہ میں آگے قدم بڑھانا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر ہمیشہ پورا ہوتا رہے گا اور ایک دن ایسا نہیں آئے گا اس شعر کی راہ میں کوئی دن کھڑا ہو سکے۔ایک رات ایسی نہیں آسکتی جو اس شعر کے مضمون پر اندھیرا ڈال سکے۔

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں نشان ما باشد

(درثمین فارسی صفحہ: ۱۹۵)

کہ یہ ہمارا جھنڈا ہوگا جو ہر سعید فطرت کے لئے پناہ کا موجب بننے والا ہے اور کوئی جھنڈا نہیں ہے دنیا میں نہ امریکہ کا جھنڈا، نہ روس کا جھنڈا، نہ چین کا جھنڈا، نہ جاپان کا جھنڈا، اگر سعید فطرتوں کو کسی جھنڈے کے نیچے پناہ ملنی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے کے نیچے پناہ ملنی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا ہے آپ ہی کی غلامی میں دوبارہ کھڑا کیا گیا ہے۔

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں نشان ما باشد

ہمارا نمایاں نشان تو یہ ہے کہ فتح نمایاں کی آواز جب اٹھے گی ہماری سمت سے اٹھے گی۔ جب یہ اعلان بلند ہوگا یہ نعرہ بلند ہوگا کہ نمایاں فتح نصیب ہوئی تو یاد رکھنا ہمیشہ ہماری سمت سے یہ آواز اٹھے گی کسی اور سمت سے کسی کو یہ آواز اٹھانے کی توفیق نہیں ملے گی۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

آج ایک ضروری مصروفیت کی وجہ سے نماز عصر بھی جمعہ کے ساتھ جمع کروائی جائے گی اس لئے جمعہ کے بعد نماز عصر کے لئے صفیں درست کرلیں۔